حجاج بیت اللہ الحرام کے نام

حضرت آیت اللہ خامنہ ای کا پیغام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وَأَذِّن فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَىٰ كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِن كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ ﴿٢٧﴾ لِّيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ
وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِي أَيَّامٍ مَّعْلُومَاتٍ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُم مِّن بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْبَائِسَ الْفَقِيرَ ﴿٢٨﴾

عکس مبارک
رہبر معظم
انقلاب اسلامی

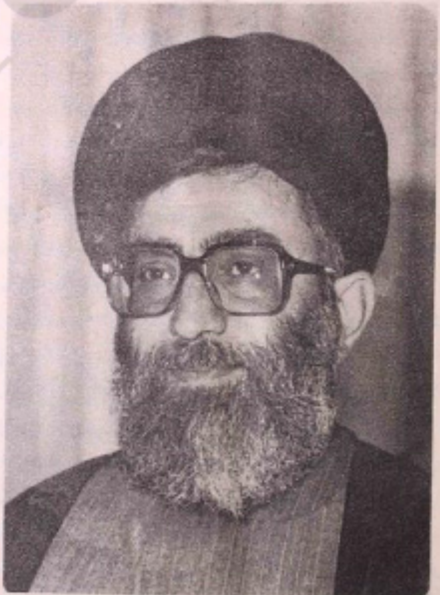

حضرت آیت اللہ
سید علی
خامنہ ای

rekhta

لائق حمد و ستائش ہے وہ خداوند عزیز و حکیم جس نے بندوں کو اپنے لطف و کرم کا مستحق قرار دیا اور انہیں اپنے گھر کے اطراف میں جمع ہونے کی دعوت دی ۔ (۲) اپنے پیغمبر عظیم کو گلدستہ تاریخ سے اذان حج بلند کرنے کی ذمہ داری سونپی (۳) گھر کے اطراف کو مقام امن و امان قرار دیا (٤) و جاہلیت کے بتوں سے پاک کیا اور اسے مطاف مومنین ، وعدہ گاہ دور افتادگان ، مظہر جماعت ، جلوہ گاہ شوکت اور امّت اسلامیہ کے اجتماع عظیم کا مرکز قرار دیا (۵) اور اس بیت اللہ کو ، جس کو جاہلیت اولیٰ کے زمانے میں خادمین کعبہ نے بازار تجارت اور اپنی سرداری و چودھراہٹ کا مرکز بنا رکھا تھا ، عوام النّاس کی ملکیت اور ان کے مفاد و مصالح کا بنیادی ذریعہ بنا دیا (٦) دور سے آنے والوں اور مقامی باشندوں کو مساوی حقوق کا حامل بنا دیا (۷) حج کو مسلمانوں کی وحدت و عظمت کا راز اور باہمی قربت و ہم آہنگی کا وسیلہ قرار دیا اور اپی بنیاد سے علحدگی و دوری کیوجہ سے عام مسلمان اور اسلامی معاشرے جن بیشمار مصائب و پریشانیوں سے دوچار ہو جاتے ہیں مثلاً بیگانہ پرستی ، خود فراموشی ، فریب خوری ، خداوند عالم سے غفلت ، اہل دنیا کے ہاتھوں اسیری ، اپنے بھائیوں کے سلسلے میں بدبینی و بدگمانی ، ان کے بارے میں دشمنوں کی بات کو بغور سننا ، دیگر اسلامی علاقوں کے حالات سے بے خبری ، اسلام اور مسلمانوں کے دشمنوں کی سازش کے مقابلے میں ناعاقبت اندیشی ۰۰۰۰ اور اس قسم کی دوسری بیشمار مہلک و خطرناک بیماریوں کو باطل السحر قرار دیدیا جو تاریخ اسلام کے دوران مسلمانوں کی سیاسی زندگی پر خدا سے بیخبر اور نالائق لوگوں کے غلبہ کیوجہ سے ہمیشہ مسلمانوں کیلئے زبردست خطرہ رہی ہیں اور موجودہ صدیوں کے دوران علاقے میں خارجی سامراجی طاقتوں کی موجودگی یا ان کے فاسد و دنیا پرست ایجنٹوں کی حکمرانی کیوجہ سے آج بحرانی اور تباہ کن رنگ و روپ اختیار کر چکی ہیں ۔

خداوند عالم کا لاکھ شکر ہے کہ اس نے امت خالدہ کیلئے حج کو نہر زلال کی طرح تمام نہ ہونے والا ذخیرہ اور ہمیشہ ابلنے والا ایسا چشمہ قرار دیا جس سے صاحب معرفت اور قدر شناس افراد ہمیشہ فیضیاب ہوتے رہیں گے اور اسے ان مہلک بیماریوں کی دوا قرار دیں گے ۔ اور خداوند عالم کا شکر کہ اس نے امت اسلامیہ ایران پر رحمت نازل فرمائی اور بیاباں طلب خارہای مغیلاں کی سرزنش کے بعد کعبہ مقصود کے شوق کو اس جام وصل سے پورا کر دیا جسمیں عزّت و کامیابی دونوں کی شیرینی و مٹھاس ہے ۔ خدا کا لاکھ شکر و احسان کہ اس نے ملت اسلامیہ ایران کو اس کا وہ حق نہایت کریمانہ انداز سے دوبارہ بحال کر دیا جس کو چند سال قبل ناجائز انداز میں چھین لیا گیا تھا اور بوجہلی حج کو حج ابراہیمی وحج محمّدی (ص) کا جانشین بنا دیا گیا تھا۔ خداوند عالم نے اس ملت کی خالی جگہ کو نہایت عمدہ انداز میں پر کر دیا اود رنجیدہ و غم زدہ مشتاقوں کے تڑپتے ہوے دلوں کو جرعہ وصالی سے سکون عطا کر دیا۔ انوار معرفت سے خوشحال وشوق زیارت سے لبریز قلوب کی آواز پر قبولیت کی لبیک کہدی ۔ اپنے مخلص بندوں پر خصوصی لطف و کرم کے ساتھ نصرت مومنین کے وعدہ کو عملی شکل عطا کر دی اور اپنے گھر کو

طائفین عاکفین کی قیامگاہ بنا دیا۔

پروردگارا ! ان مشتاق اور عشق الٰہی میں غرق حاجیوں پر جو جانگداز انتظار اور طویل تنہائی و جدائی کے بعد نعمت وصال سے باریاب ہوئے ہیں تیز دنیا کے مختلف علاقوں سے بارگاہ رحمت کی طرف بھاگنے والے تمام بھائیوں اور بہنوں پر اپنے خصوصی کرم کی نگاہ رکھ اور ان کے قلوب کو معرفت و بصیرت کے نور سے روشن کر دے اور انہیں اپنی ہدایت و حمایت کی دولت سے مالا مال اور امت اسلامیہ کے حالات کی اصلاح کے اٹل ارادہ کا حامل بنا دے اور انہیں دشمنوں کے مقابلے میں عظیم الشان کامیابی عطا فرما۔ آمین یارب العالمین۔

پرور دگارا ! ان شہداء کی مقدس ارواح پر رحمت نازل فرما جو آج سے چار سال قبل حریم حدود امن الٰہی میں بغض و عداوت و کینہ کا نشانہ بن گئے اور معشوق کے گھر کی چوکھٹ پر خاک و خون میں غلطاں کر دیئے گئے اور جن کے گھر والے ان کے جنازہ کی آمد کا انتظار کرنے لگے۔ پالنے والے ان سبھی لوگوں کو حج کامل کا ثواب عطا فرما جو حسرت حج میں ملکوت اعلیٰ کی طرف پرواز کر گئے۔

پالنے والے ! ہمارے قائد و امام عزیز و راحل پر ، اپنے عبد صالح و خلف صدق اولیا پر اور اس پرہیزگار و پارسا و دانشمند انسان پر اپنی رحمت نازل فرما جو فقط تیری خوشنودی کا طالب تھا اور جس کی دوستی و دشمنی محض تیرے لئے تھی اور تیری راہ پر گامزن رہنے میں قطعی خوفزدہ نہ تھا۔ اے پرور دگارا ! ان حاجیوں کے حج ، عبادت گزاروں کی عبادت اور مجاہدوں کے جہاد کے ثواب سے اس قاید کی روح کو مالامال کر دے جو اس مرد کامل کی قیادت سے فیض یاب رہے ہیں اور حج ابراہیمی کے قیام اور ان عظیم الٰہی مراسم سے امت اسلامیہ کی فلاح و بہبود پر مشتمل ان کی خواہش کو عملی جامہ عطا فرما۔

پالنے والے ! ہر زمانے اور ہر صدی میں بشریت کو نجات دلانے والے اپنے محبوب ترین و افضل پیغمبر حضرت محمّد بن عبداللہ (ص) پر درود و سلام نازل فرما کیونکہ انہوں نے انسان کو سچّی راہ دکھائی اور لوگوں پر وحی کی تلاوت فرمائی اور دنیا و آخرت کی سعادت کی کنجی ان کے حوالے کردی اور اپنی بابرکت زندگی کو صدیوں تک انسانیت کیلئے نمونہ بنا دیا۔ ان پر اور ان کے اہلبیت اطہار علیہم السلام بالخصوص حضرت بقیۃ اللہ الاعظم و حجت خدا پر تیرا درود و سلام۔

اور اب اے دنیا کے مختلف علاقوں سے حج کے محشر عظیم میں جمع ہونے والو اور اے قومی و نسلی و فرقہ بندی کے - میں - سے اسلامی و قرآنی - ہم- کی طرف ہجرت کرنے والے بھائیو اور بہنو ! آپلوگوں کیلئے مناسب ہے کہ اہم مسائل کے سلسلے میں غور و فکر سے کام لیں اور ان کے بارے میں دیگر مسلمان بھائیوں سے تبادلہ خیال کریں اور سفر حج کے اختتام پر ان مسائل کو اپنا سرچشمہ عمل بنا لیں۔

(١) پہلا مسئلہ بیت اللہ کی قدر شناسی جیسا عظیم فریضہ واجب ہے۔ حج مظہر توحید اور کعبہ

خانہ توحید ہے ۱۱ واضح رہے کہ حج کے سلسلے میں نازل شدہ آیات میں بار بار " ذکراللہ " کی بات کہی گئی ہے ۔ یہ اس بات کی علامت ہے کہ اس گھر میں اور اس گھر کی برکت سے مسلمانوں کے ذہن و عمل کے میدان سے غیر خدا کا نام و نشان مٹ جائے اور ان کی زندگی میں شرک نام کی کوئی چیز باقی نہ رہ جائے ۔ اس ماحول میں ہر تحریک کا محور و مرکز خدا ہے اور طواف و سعی و رمئی و وقوف اور دیگر تمام شعائر اللہ حج میں سے ہر ایک کسی نہ کسی اعتبار سے " اللہ " کی طرف کشش اور "انداداللہ" ۱۲ سے برأت و بیزاری اور ان کی نفی و تردید کی نشاندہی ہوتی ہے ۔ یہ ہے وہ " ملت حنیف " ۱۴ حضرت ابراہیم علیہ السلام جس نے بتوں کو چکنا چور کر دیا تھا اور تاریخ کی بلندی سے توحید کی آواز بلند کی تھی ۔ شرک ہمیشہ ایک ہی رنگ و روپ کا حامل نہیں ہے اور بت ہمیشہ لکڑی ، پتھر اور مٹی کے پتلوں کی شکل میں نہیں ہوا کرتا ہے ۔ خانۂ خدا اور حج کو چاہئے کہ وہ ہر زمانے میں شرک کو اس کے خاص لباس میں اور ذات خدا میں شرکت کا دعویٰ کرنے والے بت کو اس کے مخصوص رنگ و روپ میں پہچنوائے اور اس کی مکمل نفی و تردید بھی کرے ۔ آج لات و منات و عزیٰ نامی بتوں کا نام و نشان بھی باقی نہیں ہے لیکن دولت ، طاقت ، سامراج اور سامراجی نظام نامی خطرناک ترین بتوں نے ان کی جانشینی اختیار کر لی ہے اور یہ خطرناک بت آج اسلامی ممالک میں مسلمانوں کی زندگی پر پوری طرح مسلط ہیں ۔ یہ وہ بت ہے جس نے دنیا کے اکثر عوام منجملہ مسلمانوں کو ظلم و تشدد اور جبر و استبداد کے ذریعہ اپنی اطاعت و فرمانبرداری پر مجبور کئے ہوئے ہے ۔ آج ہملوگوں کے درمیان امریکی طاقت ایک بت ہے جس نے مسلمانوں کے جملہ ثقافتی و سیاسی و اقتصادی شعبوں پر اپنا قبضہ جما رکھا ہے اور خواہ نا خواہ اقوام عالم کو اپنے مفاد و مصالح کے تحفظ کی خاطر جس سمت میں لے جارہا ہے وہ مسلمانوں کے مفاد و مصالح کے برعکس ہے ۔

عبادت اسی بے چون و چرا اطاعت کا نام ہے جو آج سامراج اور سامراجی سرغنہ امریکہ کے سامنے اقوام عالم پر مسلط کی جارہی ہے اور اقوام عالم کو مکمل امریکہ اطاعت کی طرف بڑھایا جا رہا ہے ۔؟

سامراجی ایجنٹوں کے ذریعہ اقوام عالم کے درمیان فساد و فحشا گری کی تہذیب کو رواج دیا جا رہا ہے ۔ اقوام عالم کی زندگی کو مغرب میں تیار کئے گئے مال کا عادی بنایا جا رہا ہے تا کہ ان مغربی کمپنیوں کو فروغ حاصل ہو سکے جو سامراجی کیمپ کے دل و دماغ کی حیثیت رکھتی ہیں ۔ اقوام عالم کے درمیان مغربی مال کی کھپت میں اضافہ کے ساتھ ان کمپنیوں کے منافع میں بھی غیر معمولی اضافہ ہوگا ۔ کٹھپتلی اور عوام دشمن حکومتوں کے ذریعہ مغربی سامراج کے سیاسی دباؤ ، کو بڑھانے کا کام جاری ہے ۔ ہر ممکن بہانہ سے علاقے میں فوجی موجودگی کے منصوبے کو اعلانیہ بروئے کار لایا جارہا ہے ۔ یہ تمام باتیں اسی شرک و بت پرستی پر مشتمل ہیں جو اس توحیدی نظام اور توحیدی زندگی کے خلاف ہے جو اسلام کے ہاتھوں مسلمانوں کیلئے مقرر کی گئی ہے ۔ حج اور خانہ کعبہ کے اطراف میں منعقد اس عظیم توحیدی اجتماع کو ان مظاہر شرک کی بھر پور تردید کرنی چاہئے اور مسلمانوں کو اس سے پوری طرح آگاہ و با خبر کر دینا چاہیے ۔ ۱۵

rekhta

حج کیے اس مفہوم کو پوری طرح واضح اور روشن کر دیا جانا چاہیے کہ اس جگہ کو مشرکین سے برات و بیزاری کیلئے افضل ترین جگہ کی حیثیت سے پہچنوایا گیا ہے اور خدا وند عالم نے حج اکبر کے دن خود اپنی اور اپنے نبی اکرم (ص) کی زبان سے مشرکین سے برات و بیزاری کا اعلان کرایا ہے ۔

"واذن من اللہ و رسولہ الی الناس یوم الحج الاکبران اللہ بری من المشرکین ورسولہ فتبتم فھواخیرلکم وان تولیتم فاعلموا انکم غیرمعجزی اللہ و بشرالذین کفروابعذاب الیم"

آج مراسم حج کے دوران مسلمانوں کا یہ نعرۂ برات در حقیقت سامراج اور اس کے غلاموں کے خلاف برات و بیزاری کا اعلان ہے جو طاقت کے ذریعے اسلامی ممالک میں اپنا اثر و رسوخ بڑھا رہے ہیں اور جنہوں نے اسلامی معاشروں پر شرک آلود ثقافت و سیاست و نظام زندگی کو مسلط کرکے مسلمانوں کی زندگی میں عملی توحید کو منہدم کر دیا ہے اور انہیں غیر خدا کی عبادت و بندگی سے دو چار کر دیا ہے ۔ مختصر یہ کہ ان لوگوں کی توحید محض زبانی اور نام نہاد ہے اور ان کی زندگی میں

حقیقی توحید کا نام و نشان بھی نہیں رہ گیا ہے ۔

اسی طرح حج مسلمانوں کے درمیان وحدت و اتحاد کا مظہر ہے اسی وجہ سے خداوند عالم ان میں سے ہر ایک کو ایک خاص وقت میں ایک مخصوص جگہ پر آنے کی دعوت دیتا ہے ۔ اور ان اعمال کو انجام دینے کا حکم دیتا ہے جو آپس میل جول اور ہم آہنگی کی علامت ہیں ۔ ان لوگوں کو دن و رات ایک ساتھ زندگی بسر کرنے کا موقع فراہم کر دیتا ہے ۔ حج کا پہلا نتیجہ ہر حج گزار میں وحدت و جماعت کے احساس کو جگانا اور انہیں مسلمانوں کی شان وشوکت سے باخبر کرنا اور انہیں ان کی عظمت کا احساس دلانا ہے ۔ یہ احساس عظمت کا کرشمہ ہے کہ اگر مسلمان کسی پہاڑ کی وادی میں زندگی گزارے تو بھی وہ اپنے آپ کو تنہا محسوس کرنے والا نہیں ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ ہر اسلامی ملک میں مسلمان اسلام دشمن کیمپ یعنی دنیای سامراج کی سیاسی و اقتصادی بالا دستی کے خلاف شجاعانہ موقف اختیار کیے ہوئے ہیں اور ہمت و حوصلے کے ساتھ سامراج غلام عناصر کا مقابلہ کر رہے ہیں ۔ واضح رہے کہ حقارت کا جادو مغربی سامراج کا وہ پہلا اسلحہ ہے جس کا وہ اپنے زیر اثر ملکوں کے خلاف برابر استعمال کرتے رہے ہیں ۔ یہ اسلام کی عظمت کا احساس ہی تو ہے کہ مسلمان حکومتیں بیرونی طاقتوں کی بجائے اپنے عوام پر بھروسہ کرتے ہوئے خود کو بے نیاز محسوس کرنے لگتی ہیں اور ملت مسلمان و حاکم طبقے کے درمیان مصیبت انگیز فاصلہ نہیں پیدا ہوتا ہے ۔ یہ احساس وحدت و جماعت کا کرشمہ ہے کہ قومیت پرستی کے افراط آمیز احساسات پر مشتمل سامراجی سازش مختلف مسلمان قوموں کے درمیان وسیع و عمیق فاصلہ پیدا کرنے میں ناکام نظر آرہی ہیں اور عالمی سامراج کی حتی الامکان کوشش کے باوجود مسلمانوں کی عربی، فارسی،

ترکی، افریقائی اور ایشیائی قومیت ان کی واحد اسلامی شناخت کی راہ میں رکاوٹ نہیں بن پارہی ہے اور قومیت کا احساس ان کے درمیان رقیبانہ خیالات پیدا کرنے کے بجائے تمام اسلامی ملکوں کے درمیان ہر قوم کی مثبت جغرافیائی، نسلی اور تاریخی خصوصیات کے نقل وانتقال کا باعث ہے۔ ۱۸

پس حج کو چاہیے کہ وہ اپنے وحدت انگیز مناسک و شعائر کے ذریعے دنیا کے درمیان اسلامی وحدت و جماعت و عظمت کی روح کو زندہ کرے اور مختلف قوموں اور قبیلوں کے باہمی اتحاد کے ذریعے امت واحدہ اسلامی کی تشکیل کا کام انجام دے۔ اور اس امّت واحدۂ کو وادیٔ امن و بندگی معبود مطلق کی طرف لے جائے اور خدائے وحدہ لاشریک کے اس ارشاد کو عملی جامہ پہنانے کی زمین ہموار کرے جسمیں کہا گیا ہے۔

ان ھزہ امتکم امة واحدہ وانا ربکم فاعبدون۔ ۱۹

ربوبیت و وحدانیت کی چوکھٹ پر عبودیت و بندگی کی پیشانی رگڑنے والی امّت واحدہ کی تشکیل اسلام کی دیرینہ اور اہم ترین خواہش ہے۔ یہی وہ خواہش ہے جس کے سایہ میں مسلمانوں کے تمام انفرادی اور اجتماعی مقاصد پورے ہو جاتے ہیں اور یہی وہ مقصد ہے جس کے لئے اسلامی جہاد کو جائز قرار دیا گیا ہے اور جملہ اسلامی عبادات و فرائض اس مقصد میں کامیابی کی زمین ہموار کرتے ہیں اور حج ابراہیمی(ع) و حج محمدی(ص) اس مقصد عظیم کی تکمیل کا اہم ترین رکن ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس عظیم میدان میں جہاں ایک طرف ذکر خداوندی۔ "فاذکراللہ کزکرکم اباتکم اواشدذکرا۔" ۲۰ پر زور دیا گیا ہے وہاں دوسرے مشرکین سے اعلان برأت "واذان من اللہ و رسولہ الی الناس یوم الحج الاکبران اللہ بری من المشرکین و رسولہ۔" ۲۱ کو بھی حج کا ایک اہم رکن شمار کیا گیا ہے۔ صرف یہی نہیں بلکہ ہراس چیز کو ممنوع قرار دیا ہے جو امّت واحدہ کے درمیان جدائی و دشمنی کا باعث ہو یہاں تک کہ دو مسلمان بھائیوں کے درمیان بحث و مباحثہ سے بھی روکا گیا ہے جبکہ روزانہ کی زندگی میں اس کی زیادہ اہمیت نہیں سمجھی جاتی ہے لیکن حج کے دوران آپسی بحث و مباحثہ فقط ممنوع ہی نہیں حرام ہے۔ "فلا رفث ولا فسوق ولا جدل فی الحج"۔ جی ہاں! جس میدان میں برأت ازمشرکین یعنی امّت واحدہ اسلامی کے جانی دشمنوں سے بیزاری کو لازم قرار دیا جاتا ہے بالکل اسی طرح امّت واحدہ اسلامی و توحیدی راہ میں رکاوٹ بننے والے آپسی بحث و مباحثہ کو ممنوع اور حرام قرار دیا جاتا ہے۔ ایسی صورت میں حج کے دوران وحدت و جماعت کا پیغام اور زیادہ لازمی معلوم ہوتا ہے۔ غرضکہ اس جگہ حج کے راز و رموز کی طرف اشارہ کرتے وقت اختصار سے کام لیا گیا ہے اور ان راز و رموز کے بارے میں غور و فکر مسلمانوں کی انفرادی و اجتماعی شخصیت کے احیاء اور اس کی مخالفت کرنے والے عناصر کی نابودی کی راہ میں انتہائی ممدو معاون ہے اور یہ غور و فکر حاجی کی نگاہوں کے سامنے نئے افق کھول دیتی ہے اور ایک پر حرکت و پر تلاش اور کبھی نہ ختم ہونے والے عالم کی طرف اس کی رہنمائی بھی کرتی ہے۔ پس حاجی کا پہلا فریضہ حج کے ان راز و رموز کے بارے میں غور و فکر اور تبادلہ خیال ہے نیز اس سلسلے میں بھی غور و فکر کی ضرورت ہے کہ آخر کیا سبب ہے کہ دنیائی سامراجیت حج کے سیاسی اور اجتماعی مفہوم کی مخالفت کرتے ہوئے فقط اس کے عبادتی پہلو کو زیادہ اہمیت

rekhta

دیتا ہے جبکہ عبادتی پہلو فقط انفرادی خصوصیت کا حامل ہے ؟ آخر کیا وجہ ہے کہ دنیا کے لئے دین کو فروخت کرنے والے نام نہاد علماء دین حج کے ان اسرار و رموز سے عام مسلمانوں کو ناواقف رکھنا چاہتے ہیں صرف یہی نہیں بلکہ وہ لوگوں کو حج کے ان اعلیٰ مقاصد سے دور کیوں رکھنا چاہتے ہیں ؟ بار بار یہ کیوں اعلان کیا جاتا ہے کہ حج میں سیاست کو مداخلت نہ کرنی چاہئے ؟ کیا اسلام اوراس کے نورانی احکام انسانوں کی مادی اور معنوی زندگی کی ہدایت و رہنمائی کے لئے نہیں ہیں ؟ کیا اسلام میں سیاست کے ساتھ دین داری آمیختہ نہیں ہے ؟ یہ عالم اسلام کا زبردست المیہ رہا ہے کہ کوتاہ بینی اور دنیا پرستی و خود غرضی کی بنیاد پر جن لوگوں کو اپنی زبان اور اپنے قلم سے اسلام کی خدمت کرنی چاہئے اور اسلامی حقایق کو بروئے کار لانا چاہئے وہ اسلام کے شاطر و چالاک دشمنوں کی خدمت میں لگے رہے ہیں ۔ یہ وہ تلخ حقائق ہیں جن کا ذکر ہمارے امام عزیز رضوان اللہ علیہ نے اپنی تقریر و تحریر میں بار بار کیا ہے اور آئے دن اس کے خلاف نالہ و فریاد بلند کرتے رہے

ہیں ۔ سرِدست ضرورت اس بات کی ہے کہ انتہائی دانشمندی کے ساتھ عام مسلمانوں کو ان حقائق سے آگاہ و آشنا کیا جائے تاکہ ان لوگوں کو صادق و مخلص علماء دین اور دین فروش و نام نہاد علماء دین کے درمیان فرق کرنے میں کوئی دشواری نہ ہو سکے ۔

[۲] مراسم حج کے دوران دوسرا اہم اور غور طلب مسئلہ۔ اپنی تاریخ سے امّت اسلامیہ کا تعلق اور اس کی اپنی سر نوشت سازی ۔ سے تعلق رکھتا ہے ۔ امّت اسلامیہ کا ماضی وہ اہم چیز ہے جس کو عالمی سامراجیت سر زمین ایشیا و افریقا میں داخل ہوتے ہی نابودی اور فراموشی کا شکار بنا دینا چاہتی تھی اور وہ آج بھی اپنی اس کوشش میں ہمہ تن سرگرم ہے اور دوسری طرف اٹھارویں صدی اور اس کے بعد عالمی سامراج اسلامی ممالک کے مادی اور انسانی ذخائر پر اپنا مکمل تسلط قائم کرنے میں ہمہ تن سر گرم رہا ہے اور اس کی کوشش یہ بھی رہی ہے کہ مسلمان قوموں کی قسمت کا فیصلہ بھی اس کے ہاتھوں میں آجائے جس کا فطری اور بنیادی مقصد یہ تھا کہ مسلمان قوموں کا احساس غرور و شخصیت ٹوٹ جائے اور اپنے شاندار ماضی سے بالکل منقطع ہوجائیں اور اپنے اخلاق و تمدن کو چھوڑکر مغربی تہذیب و تمدن اور سامراجی تعلیمات کو قبول کرنے پر آمادہ ہو جائیں اور اسلامی ممالک پر ظالم و فاسد حکومتوں کے قیام کے بعد اس کام کے لئے زمین پوری طرح ہموار ہو گئی تھی چنانچہ اسلامی ممالک میں مغربی تہذیب سامراجی تعلیمات کا سیلاب امنڈ پڑا اور ان مغربی افکار و عقائد کی تبلیغ و ترویج کا بازار گرم ہو گیا جو سامراجی طاقتیں اسلامی ملکوں پر اپنے سیاسی اور اقتصادی تسلط کو محفوظ رکھنے کے لئے ضروری سمجھتی تھیں ۔ چنانچہ اس کا نتیجہ یہ برآمد ہوا کہ گذشتہ دوسو سال کے اندر اسلامی ممالک مغربی لٹیروں کے لئے ایک دلکش دسترخوان میں

تبدیل ہوگئے اور ان لوگوں نے اسلامی علاقوں کے معدنی ذخائر اور ان کی زبان و تہذیب پر اپنا قبضہ جما لیا فقط یہی نہیں بلکہ عالمی سامراج نے فلسطین جیسے اسلامی ملک پر اپنا مکمل قبضہ کر لیا اور اسلامی مقدسات کی بے احترامی کا بازار گرم ہو گیا۔ عالمی سامراج اپنی اسلام دشمنی میں آگے بڑھتا رہا یہاں تک کہ اس نے مسلمانوں کو سیاسی اقتصادی اور ثقافتی آزادی اور علمی و تہذیبی ترقی سے بھی محروم کر دیا۔

آج مسلمان ملکوں کی اقتصادی، سیاسی، ثقافتی اور فوجی صورت حال کا سرسری جائزہ لینے سے ان حکومتوں کے سیاسی نظام میں موجود کوتاہیاں پوری طرح نمایاں ہوجاتی ہیں کہ یہ حکومتیں درحقیقت حقارت اور ناتوانی کا شکار ہیں۔ اس کے علاوہ یہ بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ اس ذلت و رسوائی و کمزوری کا بنیادی سبب ان ملکوں اور قوموں کا اپنے ماضی سے علاحدگی اختیار کرنا ہے۔ واضح رہے کہ گذشتہ صدیوں کی عظمت و بزرگی کمزور اور نا امید آدمی کو بھی امیدوارانہ تلاش و تحریک کی طرف مائل کر دیتی ہے۔

درحقیقت مسلمانوں کی تاریخی شان و شوکت اور عظمت و بزرگی قیام اللہ، خدا کی راہ میں مخلصانہ جہاد، اسلام کے آزادی بخش اور زندگی ساز احکام کی پیروی، صدر اسلام میں مسلمانوں کی تحریک، مکہ میں غربت آمیز ایام اور مدینہ کی طرف ہجرت جیسے واقعات پر مشتمل ہے۔ اسلامی معاشرہ نامی مبارک مولود جہاد حق اور جائز جدوجہد کے ذریعہ ہی قوی و ہوشمند جوانی تک پہونچ سکا اور اس کے بعد صدیوں تک اس نے دنیا والوں کو علم و معرفت کی مشعل دکھائی اور دنیا میں سیاست وقدرت کا پرچم لہرایا۔ وہ عظمت، مکہ و مدینہ کی جد و جہد کی عظمت سے وابستہ تھی۔

جی ہاں! یہ سرزمین مکہ و مدینہ مقام وحی اور ان مومنین و مجاہدین پر نزول برکات الٰہی کا مرکز ہے جنہوں نے ایمان اور الٰہی کاآیات کی پیروی کی برکت سے ذلت و رسوائی کے گڑھے سے نجات حاصل کرلی اور اس آزادی کی دولت سے مالامال ہوگئے۔ ان لوگوں نے اس دور کی دولتمند اور مقتدر حکومتوں سے آزادی بشریت اور نجات انسان کے پرچم کو چھین لیا اور قرآنی معرفت کے نور سے انسانی عقل و دانش کے عظیم الشان مرکز کی تشکیل کی اور خود صدیوں تک علم و معرفت کے اونچے منبر پر قائم رہے اور مسلسل کئی صدیوں کے دوران گرانقدر ترین علمی شاہکار منظر عام پر لاتے رہے اور اپنے گرانقدر علم و تمدن اپنی سیاست کے ذریعہ دنیائے انسانیت کی قسمت کی باگڈور اپنے ہاتھوں میں لئے رہے۔

یہ سب کچھ اسلام کی خاص تعلیمات اور عہد پیغمبر (ص) و صدر اسلام میں تشکیل شدہ حکومت الٰہی کی برکتوں کا نتیجہ تھا جو سلطنتی نظام حکومت کے شجر خبیثہ کے فروغ کے باوجود صدیوں تک مسلمانوں کو اس کے شیریں نتائج و ثمرات فراہم کرتا رہا اور فقط مسلمانوں کو ہی نہیں بلکہ پوری بشریت کو بھی مقصد میں کامیاب کراتا رہا۔ اس مقدس سرزمین کا ہر حصہ پیغمبر اسلام (ص) اور آن کے نورانی و فدا کار ساتھیوں کے زمانے کی یاد تازہ کرتا ہے[۲۲] اسی سرزمین پر اسلام نمودار ہوا پرچم جہاد لہرایا گیا اور جاہلیت کی زنجیروں اور پھندوں سے آزادی بشریت کا پروانہ بھی لکھا گیا۔[۲۳]

آج دنیا کی مسلمان قومیں کئی

صدسالہ انحطاط و زوال اور ذلت و رسوائی کے بعد عالم اسلام کے ہر گوشے میں بیداری و الہی انقلاب کی طرف مائل نظر آتی ہیں اور اکثر اسلامی ملکوں میں آزادی و استقلال کے عطر کی خوشبو محسوس ہونے لگی ہے اور ان ممالک میں اسلام و قرآن کی واپسی کا چرچا بھی ہے ۔

آج مسلمانوں کیلئے پہلے سے کہیں زیادہ ضروری بات یہ ہے کہ اپنے درخشاں اور معجز نشان ماضی کے علاوہ عہد انقلاب الہی، دوران جد و جہد اسلامی اور اسلام کے ابتدائی عہد سے اپنا گہرا رابطہ قائم رکھیں ۔ در حقیقت اس سرزمین سے وابستہ اسلامی یادیں ہر متدبر مسلمان کیلئے ایسی شفا بخش دوا کی حیثیت رکھتی ہیں جو اسے ہر قسم کی کمزوری و مفلوک الحالی اور مایوسی و بد بینی سے نجات عطا کرتی ہے اور ہر اس آدمی کو اسلامی مقصد میں کامیابی کی راہ بھی دکھاتی ہے جو گہری فکر، حکمت، مقصد حیات اور تلاش و جستجو سے مالا مال ہے ۔

یہی وہ جگہ تھی جہاں پیغمبر اسلام (ص) نے اپنے مخلص اصحاب کے ہمراہ تیرہ سال تک مصائب آمیز زندگی بسر کی ۔ ہر طرح کے مظالم برداشت کئے یہاں تک کہ اسلام کے

درخت نے اپنی جڑیں پھیلا لیں ۔ یہی وہ جگہ تھی جہاں شعب ابیطالب کی چند سالہ مصیبت بار زندگی کے بعد اور بلال و عمار و یاسر و سمیہ و عبداللہ بن مسعود اور دیگر یاران مخلص پر بیشمار مظالم کے بعد قبائل مکہ و طائف کے درمیان اہل یثرب کے ساتھ عقبہ کی بیعت واقع ہوئی ۔ ۲٤ مدینہ منورہ کی طرف برکت آمیز ہجرت کی منزل سامنے آئی اور اسلامی حکومت کی تشکیل عمل میں آگئی ۔ یہی وہ سرزمین تھی جہاں بدر کی کامیابی، احد کی شکست، خندق کی محنت اور حدیبیہ کی آزمائش کا مرحلہ آیا ۔ اسی سر زمین پر اخلاص و جہاد نے عظیم الشان کامیابی دلائی اور مال دوستی و غنیمت طلبی نے ناکامی سے ہمکنار کیا ۔

اسی سرزمین پر آیت آیت کرکے قرآن نازل ہوا اور آہستہ آہستہ پاکیزہ اسلامی تہذیب و تمدن کی عمارت کی بنیاد رکھی گئی .....

مسلمان اس شاندار ماضی کی لمحہ بہ لمحہ زندگی کے بارے میں غور و فکر کرتے ہوئے اپنے درخشاں مستقبل سے ایک تعمیری تعلق حاصل کرلیتا ہے، زندگی کی راہ اور اس کے اعلی مقاصد سے آشنا ہو جاتا ہے، اور اس راہ میں آنے والے خطرات سے بھی واقف ہو جاتا ہے اور اس طرح اس تحریک کا مستقبل اس کی نگاہوں میں پوری طرح واضح ہوجاتا ہے اور وہ مستقبل کی منزلوں کو طے کرنے کے لئے اپنے آپ کو پوری طرح آمادہ بھی کر لیتا ہے اور اس کے دلمیں اپنی کمزوری و مفلوک الحالی اور دشمن کا خوف وغیرہ باقی نہیں رہ جاتا ہے اور یہ سب کچھ حج بیت اللہ کی برکتوں میں سے ہے ۔

مذکورہ بالا بیانات کی روشنی میں یہ بات بخوبی سمجھی جا سکتی ہے کہ عالمی سامراج کے گذشتہ اور موجودہ لیڈران مسلمانوں کے اپنے درخشاں ماضی سے فکری اور جذباتی لگاؤ کے سلسلے میں اسقدر خوفزدہ کیوں ہیں اور ایسے منصوبے کیوں بنا رہے ہیں کہ

> مشرق ومغرب میں اکثر سامراج غلام و ظالم حکومتیں آج بھی ایسی قدیم اور بوسیدہ روایات کی پابند ہیں جنھیں جدیدیت کی کوئی علامت نظر نہیں آتی ۔

مسلمانوں کا اپنے ماضی سے کوئی رابطہ باقی نہ رہ جائے ۔ جی ہاں ! یہ ماضی سے گہرا لگاؤ ہی تو ہے جو حال اور مستقبل کی نشاندہی کرتا ہے ۔ اسلامی انقلاب کی کامیابی و ایران میں اسلامی جمہوری حکومت کی تشکیل اور اس اٹل فیصلے کے اعلان کے بعد کہ ملّت ایران اسلامی بنیاد پر ایک ایسے معاشرہ کی تشکیل کرنے والی ہے جہاں اسلامی احکام و قوانین کی حکمرانی ہوگی ، مشرق و مغرب سے اس اہم اسلامی اقدام کے خلاف پروپگنڈہ کا بازار گرم ہو گیا اور عالمی پیمانے پر اسلامی جمہوریہ ایران کو قدامت پرست ، ترقی دشمن ، بنیاد گرا (FUNDAMENTALIST) اور رجعت پسند جیسے نام سے یاد کیا جانے لگا ۔ جدیدیت نامی تحریک کے سایہ میں یہ نعرہ بھی بلند کیا گیا کہ ترقی کے اس دور میں اسلامی جمہوریہ ایران قدیم روایات کو بروئے کار لانا چاہتا ہے ۔ ایران پر یہ تنقید اسوقت کی گئی اور کی جارہی ہے جبکہ مشرق و مغرب میں اکثر سامراج غلام و ظالم حکومتیں آج بھی ایسی قدیم اور بوسیدہ روایات کی پابند ہیں جنھیں جدیدیت کی کوئی علامت نظر نہیں آتی اور آزادی و جمہوریت و انسانی حقوق کی بو بھی نہیں محسوس ہوتی ۔ لیکن آج تک ان حکومتوں پر کسی قسم کا کوئی اعتراض نہیں کیا گیا ۔ عبرت انگیز بات تو یہ ہے کہ ایسی حکومتوں کے ریڈیو اور ذرائع ابلاغ سے ایران مخالف پروپگنڈہ کیا جاتا رہا ہے جہاں جدید سیاسی نظام کی ابتدائی اور بنیادی چیزیں بھی دکھائی نہیں دیتیں ۔ ان حکومتوں میں پارلیامنٹ کاقیام ، آزاد انتخابات اور عوامی ذرائع ابلاغ افسانہ کی حیثیت رکھتے ہیں اور دوسری طرف ایک ایسے ملک کے خلاف تبلیغاتی حملات کی بھرمار ہے جہاں اسلامی قوانین کے سایہ میں ایک عوامی حکومت برسراقتدار ہے اور اس اسلامی قانون کو عوام کے منتخب کئے گئے ممبران پارلیامنٹ کا بھر پور اعتماد حاصل ہے اور ان قوانین کو ایک عوامی حکومت عملی جامہ پہنا رہی ہے اور عوام انتہائی اہم ملکی مسائل میں بھی اپنی موجودگی اور سرگرمی کا ثبوت فراہم کر رہے ہیں ۔ ایسے ملک کو رجعت پرست نام سے یاد کرنا ایک مسخرہ آمیز حرکت کے علاوہ کچھ نہیں ہے ۔

جی ہاں ! عالمی سامراج کا نظریہ ہے کہ کوئی ملک قدامت پرستی اور جاہلانہ رسومات کے سمندر میں کیوں نہ غرق ہو جائے لیکن اپنے ملک کے مادی خزانوں کا دروازہ اس کے لئے کھلا چھوڑ دے ، سامراجی طاقتوں کی بالا دستی کے سامنے اپنا سر خم کئے رہے ، فساد و فحشا گری و شراب خوری و شہوت پسندی پر مشتمل ان کی تہذیب کو بہ سروچشم قبول کرے تو سامراجی ذرائع ابلاغ مثلاً اخبار ، ریڈیو ، ٹیلی ویژن اور فلم انڈسٹری کو نہ صرف یہ کہ ایسے ملک سے

کوئی پریشانی نہیں بلکہ ایسے ملک عالمی سامراج کی خوشنودی کے مستحق قرار پاتے ہیں ۔ عالمی سامراجیت اور اس کے غلام تو فقط ایسے ملک سے ناراض اور خوفزدہ ہیں جو اپنی قوم کو اس کے درخشاں ماضی کی عزت و عظمت کی یاد دلاتی ہے ، اپنے عوام کو جہاد و شہادت کی راہ دکھاتی ہے ، انسانی کرامت سے لوگوں کو مالا مال کرتی ہے ، اپنے ملک کی عزّت و آبرو اور دولت کو بین الاقوامی لٹیروں سے محفوظ رکھتی ہے ، عوام کو ...... " ولن یجعل اللہ للکافرین علی مومنین سبیلا " ۲۵ کا درس دیتی ہے ، انہیں " و للہ العزۃ ولرسولہ وللمومنین " ۲۶ کا ترانہ سناتی ہے ، ان کے کانوں تک " ومالکم لاتقاتلون فی سبیل اللہ والمستضعفین " ۲۷ کی آواز پہونچاتی ہے ، ان کی زندگی میں خداوند عالم کے اس حکم کو نافذ کرتی ہے " ان الحکم الا للہ " ۲۸ اور مختصر لفظوں میں خدا و دین و قرآن کو اپنے عوام کی زنرگی کا محور قرار دیتی ہے اور طاغوتی و ظالم اور تسلط و اقتدار طلب ہاتھوں کو لوٹ کھسوٹ اور تجاوز کی اجازت نہیں دیتی ہے ۔ در حقیقت عالمی سامراج ایسے ماضی کی طرف واپسی اور ایسی تاریخ سے لگاؤ کا مخالف ہے اور اس سے خوفزدہ و سراسیمہ ہو کر ہر قیمت پر اس کی راہ میں رکاوٹ پیدا کرنے میں سرگرم ہے ۔

امّت اسلامیہ بالخصوص ایسے اسلامی معاشروں کو جہاں آزادی و الٰہی انقلاب کی لہرجاری ہے ، بڑی ہوشیاری سے کام لینا چاہیے اور خصوصیت کے ساتھ علماء و دانشوروں کو سامراجیت کے جال میں گرفتار نہ ہونا چاہیے اور بنیاد پرستی کے نام سے خوفزدہ نہ ہونا چاہئے ، رجعت اور روایت پرستی کے الزام سے گھبرانا نہ چاہیے اور خبیث و جانی دشمنوں کی خوشنودی کیلئے اپنی اسلامی بنیاد ، اسلام کے نورانی احکام ، دینی معاشرہ توحیدی نظام کے مقاصد کی وضاحت جیسے اہم کام سے علحدگی نہ اختیار کرنی چاہیے اور خداوند عالم کے اس حکم کی طرف پوری طرح متوجہ رہنا چاہیے کہ " ولن ارضي عنك اليهود و لاالنصاري حتى تتبع ملتهم . ۲۹ قل يا اهل الكتاب هلتنقمون منا الاان آمنا بالله وما انزل الينا وماانزل من قبل وان اكثرنم فاسقون . ۳۰ . و "فلعلك تارك بعض مايوحي اليك وضائق به صدرك ان يقول الولاانزل عليه كنزا و جاءمعه ملك . " ۳۱ اور "مانقموامنهم الاان يؤ منوا بالله العزيز الحميد ." ۳۲

دوران حج ، مکہ و مدینہ اور احد و منا و حراء وغیرہ وہ مقدس سرزمین ہے جس کو پیغمبر اسلام (ص) اور ان کے اصحاب گرانقدر کی قدم بوسی کا شرف حاصل ہے اور جس نے رنج و مصائب اور مفلوک الحالی و بے سروسامانی کا منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے اور اس کے ساتھ ہی ساتھ یہ سر زمین وحی و جہاد و قرآن و سنّت بھی ہے پس اس سرزمین کے " ماضی " کے بارے میں تمام لوگوں کو پوری طرح غور و فکر کرنی چاہیے اور اپنے آپ کو اس سے پوری طرح وابستہ رکھنا چاہئے اور اس کے سایہ میں اپنی راہ و روش کا انتخاب کرنا چاہئے اور اس کے تجربہ کی روشنی میں نتیجہ اخذ کرنا چاہیے اور فقط قدرت خداوندی اور نصرت الٰہی اور اپنی توانائی پر بھروسہ کرتے ہوئے آگے بڑھنا چاہیے اور اپنے مقصد کی راہ پر اٹل رہنا چاہیے کیوں کہ "واللہ معکم ولن یترکم اعمالکم " ۳۳

(۳) عالم اسلام کے موجودہ اہم مسائل سے مکمل واقفیت و آگاہی ایک ایسا موضوع ہے جو تمام حجاج کرام کے مقصد حج کا ایک حصّہ ہے ۔ اگر

rekhta

حج مسلمانوں کی سالانہ بین الاقوامی کانگریس ہے تو اس میں کوئی شک نہیں کہ اس کانگریس کا فوری اور بنیادی حکم ساری دنیا کے مسلمانوں کے موجودہ مسائل کا تجزیہ ہے سامراجی تبلیغات میں ان مسائل کو اس انداز میں پیش کیا جاتا ہے کہ اس سے دنیا کے مسلمانوں کو عبرت و امید و تجربہ نہ حاصل ہوسکے اور نہ ہی امّت اسلامیہ کو اسی حادثہ میں عالمی سامراج کی بدنیتی و گھناونے کردار اور حقیقی مجرم کی شناخت ہوسکے ۔ مختصر لفظوں میں یا تو حقیقتوں کو بالکل نظر انداز کر دیا جاتا ہے یا پھر انہیں توڑ مروڑ کرپیش کیا جاتا ہے ۔ حج وہ جگہ ہے جہاں اس تبلیغاتی خیانت سے مسلمانوں کو پوری طرح آگاہ کیا جائے اور ان کی نگاہوں کے سامنے حقیقت پوری طرح نمایاں کردی جائے ۔ ذیل میں عالم اسلام میں رونما ہونے والے حوادث کا ایک اجمالی خاکہ و تجزیہ پیش کیا جا رہا ہے ۔

الف : عصر حاضر میں عالم اسلام کا اہم ترین مسئلہ ، فلسطین ہے جو گذشتہ نصف صدی کے دوران فقط عالم اسلام ہی نہیں بلکہ بشریت کا اہم ترین مسئلہ رہا ہے یہ ایک قوم کی مشقت ، آوارہ وطنی اور مظلومیت کی بات ہے ۔ ایک ملک کو غصب کرنے

کی بات ہے یہ اسلامی ممالک کے قلب اور مشرقی و مغربی دنیای اسلام کے مرکز اتصال میں کینسر کی گانٹھ پیدا کرنے کی بات ہے ۔ یہ ملّت اسلامیہ فلسطین کی گذشتہ دو نسلوں پر کئے جانے والے ظلم کی داستان ہے ۔ آج سرزمین فلسطین میں رونما ہونے والا عوامی اور اسلامی انقلاب انسانیت دشمن و خارجی غاصبوں کیلئے زبردست خطرہ معلوم ہونے لگا ہے ۔ دشمن کی نقل و حرکت پہلے سے کہیں زیادہ پیچیدہ و خطرناک ہوچکی ہے ۔ لہذا آج دنیا بھر کے مسلمانوں کو اس مسئلہ کی طرف خصوصی توجہ دینی چاہئے اور اس کی کوئی راہ حل نکالنی چاہئے ۔ یہ ہے عصر حاضر کی تازہ خبر ۔ آج عالم اسلام کی حالت یہ ہے کہ علاقے کے ممالک روز بروز امریکہ اور اس کی طاقت سے وابستہ ہوتے چلے جارہے ہیں جس کے نتیجہ میں غاصب اسرائیلی حکومت کیلئے مزید حملات کی زمین اور زیادہ ہموار ہوتی جارہی ہے کیونکہ اس کو اسلام اور مسلمانوں کے خطرناک ترین دشمن شیطان بزرگ امریکہ کی بھر پور حمایت حاصل ہے اور اب امریکہ اسرائیل کی حمایت کی پردہ پوشی بھی نہیں کرتا ہے ۔ مقبوضہ فلسطین کی طرف روسی یہودیوں کا منتقل کیا جانا درحقیقت ایک سابقہ بڑی طاقت کے ذریعہ مغربی امداد کی قیمت کا بھگتان ہے ۔ امریکی اور یورپی یہودیوں کی خدمت کیلئے ایتھوپیائی لوگوں کو مقبوضہ اسلامی علاقوں میں سکونت دی جارہی ہے ۔ حال میں ہندوستانی یہودیوں کو اسرائیل منتقل کرنے کی بات بھی سامنے آئی ہے ۔ لبنان کے مقبوضہ علاقوں میں مہلک اسلحوں کا انبار لگایا جارہا ہے اور دوسری طرف مشرق وسطی میں ایسے اسلحوں کی سپلائی کے خلاف نعرہ بھی لگایا جارہا ہے ۔ جنوبی لبنان پر ہوائی حملہ و بمباری کا سلسلہ جاری ہے اور غیر فوجی فلسطینی اور لبنانی عوام پر مصائب و مظالم کے پہاڑ گرائے جارہے ہیں ۔ فلسطین میں عرب باشندوں پر وحشیانہ مظالم کی بھرمار ہے یعنی اس ملک کے حقیقی باشندوں پر اسرائیلی پولیس ایسے

مظالم کر رہی ہے جو عام طور پر حیوانات کے ساتھ بھی نہیں کئے جاتے ۔ دوسری طرف سیاست کے میدان میں عرب حکومتیں روز بروز موقف سے پیچھے ہٹتی جارہی ہیں اور ان کی کمزوری و ناتوانی کے مقابلے میں اسرائیلی حکومت اور زیادہ سخت رویّہ اختیار کر رہی ہے ۔ اس نے اس سلسلے میں عالمی یا علاقائی صلح کانفرنس کی تجویز کو پوری طرح رد کر دیا ہے اور فلسطینی محاذ کی کمزوریوں کے بموجب کچھ دنوں قبل حکومت اسرائیل نے فلسطین کے ایک مختصر سے گوشہ میں فلسطینی حکومت کی تشکیل کی تجویز کو بھی ذلت آمیز طریقے سے ٹھکرا دیا ہے ۔ یہ ہے صہیونی سیاست کا مختصر سا کارنامہ ۔ اس کے علاوہ خفیہ طور پر ظالمانہ اسرائیلی راہ و روش کا بازار گرم ہے ۔ خوفناک سازش ، قتل و خون ، اغواء و دہشت گری اور زہر آلود پروپگنڈہ وغیرہ شناختہ و ناشناختہ جرائم فقط اسرائیل یا اس کی حمایت کے ذریعہ ہی عملی شکل اختیار کر سکتے ہیں ۔ عالمی سامراج اور سامراجی حکومتیں شروع سے لیکر آج تک عرب علاقے اور اسلامی حکومتوں کے سامنے غاصب اسرائیل حکومت کو ایک خوفناک بھوت کی شکل میں پیش کرتی چلی آرہی ہیں اور اس کوشش میں ہمہ تن سرگرم ہیں کہ اس زہر آلود خنجر کو عالم اسلام کے پہلو میں ہمیشہ محفوظ رکھیں اور آج اس پالتو کتے کی زنجیر کا سرا امریکہ کے ہاتھ میں ہے ۔ پس کوئی تعجب نہیں ہے کہ بین الاقوامی قوانین کی لگاتار خلاف ورزی ، بین الاقوامی انسانی حقوق کی اعلانیہ پامالی ، پڑوسی ممالک پر حملات کی تکرار ، اغواء و دہشت گردی ، ایٹمی اسلحوں کی پیداوار میں روز بروز اضافہ وغیرہ کے بہانے ان ملکوں کو وحشیانہ تجاوز کا شکار بنا دیا جائے جو امریکہ کی رعایہ کی حیثیت سے زندگی بسر کرنے پر آمادہ نہیں ہیں اوراسمیں بھی کوئی تعجب کی بات نہیں ہے کہ امریکہ اور اس کے طرفداروں کی جانب سے ان وحشیانہ حملات پر اعتراض کی کوئی آواز بلند نہ ہو ۔

لہذا آج غاصب صہیونی حکومت دنیای اسلام کے حال اور مستقبل کیلئے سب سے بڑا خطرہ ہے اور یہ مسلمانوں کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس خطرہ کے علاج اور اس ظلم کو دور کرنے کیلئے کوئی کارگر راستہ تلاش کریں ۔ افسوس کی بات ہے کہ اسلامی ممالک کے اکثر حکام کے قول و فعل اور ان کی نقل و حرکت سے ایسا کوئی اشارہ نہیں ملتا ہے کہ انہیں اس خطرہ دور کرنے کی کوئی فکر ہے جبکہ اس کا واحد علاج غاصب صہیونی حکومت کی نابودی کے علاوہ کچھ نہیں ہے ۔ بلکہ اس کے برعکس بعض عرب ملکوں میں معاہدہ کیمپ ڈیوڈ کی توسیع اور خیانت سادات کی تکمیل کے آثار دکھائی دیتے ہیں ۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ حکومتیں اور ان کے سربراہ ، دشمن کے مقابلے میں اپنے اس ذلت آمیز موقف کیلئے اپنے عوام کے سامنے اور بارگاہ خداوندی میں کیا جواب دیں گے ؟

اس خطرہ کا حقیقی علاج مسلمانوں کے ہاتھ میں ہے ۔ وہ حقیقی مجاہدین کی بھرپور حمایت کے ذریعہ فلسطینی اسلامی انقلاب کی باقاعدہ تقویت کر سکتے ہیں نیز یہ بھی ان کے اختیار میں ہے کہ وہ اپنے ملک کی حکومت کو امریکی دباؤ کے نتیجے میں اسرائیل کے سامنے سر نہ جھکانے دیں ۔

لبنان کے سر بلند مسلمان اپنے شجاعانہ اور جوانمردانہ اقدامات کے ذریعہ صہیونی غنڈوں اور ان کے بڑے بڑے ساتھیوں کو ذلت و رسوائی اور بے سروسامانی کا شکار بن چکے ہیں اور یہ اس بات کا کھلا ہوا ثبوت ہے کہ صاحب ایمان قومیں اور ان کے نوجوان بڑاکام انجام دے سکتے ہیں ۔

(ب) : عالم اسلام کا دوسرا اہم مسئلہ بعض عرب اور افریقی ملکوں میں چل رہی اسلامی تحریک سے تعلق رکھتا ہے اور یہ دنیای اسلام میں سب سے زیادہ خوش خبری والا حادثہ ہے ایک قوم اپنے نوجوانوں ، دانشوروں ، تاجروں اور عام لوگوں کی حمایت کے ساتھ اپنے ملک میں اسلامی حکومت کی تشکیل کی کوشش کرے ۔

ایران میں اسلامی انقلاب کی ابتداء سے لیکر اسلامی جمہوری حکومت کے قیام تک دوستوں کے دلمیں یہ امید اور دشمنوں بالخصوص امریکہ کے دلمیں یہ خوف پل رہا تھا کہ سرزمین ایران میں اسلامی انقلاب کی کامیابی پورے عالم اسلام میں مسلمانوں کی کامیابی کا پیش خیمہ بن جائے گی ۔

دنیا کے تمام مسلمان بھائیوں اور بہنوں کو اس حقیقت کا بخوبی اندازہ ہونا چاہیے کہ مشرقی اور مغربی سامراج کے دباؤ کا سب سے بڑا نشانہ ایران ہے چاہے یہ مسلط کردہ جنگ کا دور ہو یا اس سے پہلے یا اس کے بعد کا زمانہ ۔

عالمی سامراج بالخصوص امریکہ کا یہ خیال تھا کہ ایران میں اسلامی جمہوری نظام کی شکست و ناکامی کے ذریعہ وہ ساری دنیا کے مسلمانوں کے دلمیں پیدا ہونے والی امید کی کرن کو نابود کر دینا

چاہتے تھے لیکن انہیں اس شرمناک مشن میں کامیابی نہ حاصل ہوئی ۔

چنانچہ آج بھی سامراجی پروپگنڈہ مشن اسلامی جمہوریہ ایران کے خلاف زہر آلود پروپگنڈہ میں ہمہ تن سرگرم ہے اور دنیا والوں پر یہ ثابت کرنا چاہتی ہے کہ ایران میں اسلامی انقلاب جمود کا شکار ہوگیا ہے اور اسمیں بڑی رکاوٹیں پیدا ہو گئی ہیں ، اسلامی جمہوریہ ایران ، انقلاب اور امام خمینی قدس سرہ کی راہ سے منحرف ہو گیا ہے اور غدار امریکہ کے ساتھ صلح و مصالحت کا ہاتھ بڑھا رہا ہے ۔ ان تمام باتوں کا مقصد انقلاب اسلامی ایران کو بدنام کرنے کے علاوہ کچھ نہیں ہے اور یہ وہی پرو پگنڈہ ہے جو امام عزیز کی زندگی میں متعدد بار ایران پر یہ الزام عائد کر چکا ہے کہ ایران و اسرائیل کے درمیان خفیہ تعلقات قائم ہیں ، ایران اسرائیل سے اسلحہ خریدتا ہے اور اسرائیل کو تیل سپلائی کرتا ہے اگرچہ ان سامراجی طاقتوں کو یہ یقین رہا ہے کہ اسلامی جمہوریہ ایران کا سب سے بڑا دشمن اسرائیل ہے ۔

خدا کا لاکھ شکر کہ بین الاقوامی سامراج کو ایران دشمن عملی اور تبلیغاتی سرگرمیوں میں کامیابی حاصل نہ ہوئی اور اسلامی انقلاب کی کامیابی سے دنیا کے مسلمانوں کے دل میں امید کی جو کرن چمکی تھی اس نے سارے عالم اسلام کو روشن و منور کر دیا جس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج دنیا کے متعدد اسلامی ممالک میں عظیم عوامی تحریک کے سایہ میں مسلمانوں نے اسلامی حکومت کی تشکیل کا مطالبہ شروع کر دیا ہے ۔

لیکن میں ایک مخلص و تجربہ کار بھائی کی حیثیت سے اپنا فریضہ سمجھتا ہوں کہ ان اقوام اور بالخصوص ان کے رہبروں ، دانشوروں اور دینی رہنماوں کو مندرجہ ذیل باتوں کی طرف متوجہ کر دوں ۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ ناتجربہ کاری اور بے صبری کی وجہ سے اس راہ میں خطرے زیادہ ہیں اور اس کی وجہ سے تحریک کے وجود کو بھی خطرہ لاحق ہوتا ہے لہذا اس راہ میں صبر و بصیرت پر زیادہ زور دینا چاہیے ۔

دوسری بات یہ ہے کہ اسلامی تحریک و اسلامی انقلاب اس جاہلانہ اور

طاغوتی نظام کی قدروں کے مقابلے میں ایک طوفان کی حیثیت رکھتا ہے جس نے انسان کو اپنی زنجیر میں جکڑ رکھا ہے ۔ اور جو اقوام کے درمیان نسلی و طبقاتی امتیاز اور ظلم و فساد ، انحراف و فحشا گری کا باعث ہے اور طاقت اور دولت والوں کے مفاد کی خاطر عوام اور عوامی مفاد کو داؤ پر لگا رکھا ہے پس صحیح اسلامی تحریک دو مختلف قدروں کے درمیان صف بندی اور دو فرہنگ و تمدن کے درمیان ٹکراؤ ہے ۔ انمیں سے ایک فرہنگ انسان کو زنجیر میں جکڑ دیتا ہے اور دوسرا انسان کو آزادی و استقلال کی دولت سے مالا مال بناتا ہے ۔ پس ہر اسلامی تحریک کو چاہیے کہ وہ غفلت و لاپرواہی سے علحدگی اختیار کرتے ہوئے دنیا کے تمام طاقت والوں کے خلاف نبرد آزمائی کیلئے پوری طرح آمادہ رہے ۔

تیسری چیز یہ ہے کہ دشمن تبلیغاتی مکر و فریب اور ماحول سازی کے ذریعہ اس کوشش میں ہمہ تن سرگرم ہے کہ آپلوگوں کو اسلامی حکومت اور اسلامی نظام کے نام سے دور رکھے ۔ ممکن ہے کہ بعض سادہ دل لوگ اس فکر میں پڑجائیں کہ امریکہ اور دیگر مغربی حکومتوں کی حساسیت سے بچنے کے لئے اسلامی حکومت کے نام کے اعلانیہ اظہار سے پرہیز کیا جائے ۔ اس سلسلے میں میرا مشورہ یہ ہے کہ اس مسئلہ میں مصلحت اندیشی ، خلاف مصلحت ہے ۔ اسلامی نظام کی تشکیل کے مقصد اور اسلام و قرآن کی حاکمیت کو کسی قسم کی شرمندگی محسوس کئے بغیر اعلانیہ طور پر بیان کیجئے اور مقدس اسلامی نام سے علحدگی اختیار کر کے دشمن کے حرص و طمع کو فروغ نہ دیجئے اور اپنے مقصد کو مبہم اور غبار آلود نہ کیجئے ۔٢٤

چوتھی بات یہ ہے کہ اسلام اور اسلامی تحریکوں کو ہمیشہ کفر صریح کے مقابلے میں نفاق سے زیادہ نقصان پہونچا ہے ۔ آج امریکی اسلام کا خطرہ امریکہ کے سیاسی اور فوجی ہتھکنڈوں کے خطرہ سے کم نہیں بلکہ زیادہ ہے ۔ امریکی اسلام سے مراد وہ اسلام ہے جو امریکہ غلامی کو ہی مقصد اسلام قرار دیتا ہے ۔ پس امریکی اسلام کے علمبرداروں سے ہوشیار رہیے چاہے وہ عالم دین کے لباس میں دکھائی دیں اور چاہے سیاسی ماہر کے رنگ و روپ میں ان سے کسی قسم کی کوئی مدد نہ حاصل کیجئے ۔

پانچویں بات یہ ہے کہ دنیا کے مختلف ملکوں میں رونما ہونے والی تمام اسلامی تحریکوں کے تجربات اور ان کے موجودہ حالات سے بے خبر مت رہیے اور عالمی سامراج کی خواہش کے برعکس ان سے رابطہ قائم رکھئے ۔

اور آخر کار چھٹی بات یہ کہ آیۃ کریمۃ "واعتصموابحبل اللہ جمیعاًولاتفرقوا" کو جسمیں دین سے تمسک اور وحدت کلمہ کی پیروی کی سفارش کی گئی ہے ، ہمیشہ یاد رکھئے اور دونوں سفارشوں کو اپنا نصب العین قرار دیجئے اور ا س سلسلے میں دشمن کے مکر و فریب سے ہوشیار رہیے ۔

(ج) : عالم اسلام کا ایک دوسرا اہم مسئلہ ، مسئلہ عراق اور وہاں کے عوام کی مصیبت انگیز و گریہ آور حالت ہے جو اپنے حکمرانوں کی بد نیتی اور بے راہ روی کی وجہ سے طرح طرح کے مصائب و مظالم کا شکار ہے ۔ اس سے قبل اسے اپنے پڑوسی ملک سے گذشتہ دس برسوں کے دوران ، جنگ کیلئے مجبور کیا جاچکا ہے اور اپنے حکام کی وسعت پسندانہ و اقتدار پرستانہ تدبیروں کی وجہ سے اس قوم کے ہزاروں مرد ، عورت اور بوڑھے ، بچّے ، جوان حالیہ خوفناک بمباری اور تخریبی فوجی کاروائی کے دوران قتل ہو چکے ہیں ۔ ان کے علاوہ مجروحین اور جسمانی طور پر معزور لوگوں کی تعداد بھی کچھ کم نہیں ہے ۔ اس ملک کے قومی اور تاریخی سرمایہ کا

بہت بڑا حصہ تباہ و برباد ہوگیا ہے ۔ اور اب انہیں حکمرانوں کے ذریعہ، جو اس مصائب کا باعث تھے ، عراقی عوام کو براہ راست خطرہ لاحق ہو گیا ہے اور آج انہیں حکمرانوں کے ذریعہ خوفناک مجموعی قتل عام اور کیمیاوی بمباری کا نشانہ بنی ہوئی ہے اور یہ قوم اپنی زندگی سے مایوس و نا امید ہوچکی ہے ۔

جس وقت عراقی فوج نے عراقی حکومت کی اقتدار پسندی و وسعت طلبی کے بموجب پڑوسی ملک کویت پر حملہ کر کے اسے اپنے قبضے میں کر لیا اسی وقت امریکہ کو ایک عمدہ بہانہ ہاتھ آگیا کہ خلیج فارس کے علاقے پر اپنے سیاسی اور اقتصادی اثر و رسوخ کو فروغ دینے کیلئے اس علاقے میں اپنی فوج تعینات کردے ۔ چنانچہ خلیج فارس کا علاقہ — عراق اور اتحادی افواج دونوں طرف سے اگلی جانے والی آگ کا نشانہ بن گیا ۔ کچھ مسلمان اپنی سادہ لوحی کی بنیاد پر اور بعض لوگ سوچے سمجھے منصوبے کے تحت اسلامی جمہوریہ ایران کے سامنے بار بار یہ تجویز پیش کر رہے تھے کہ عراقی حکومت کی مدد کرتے ہوئے جنگ کے دائرہ کو اور زیادہ وسیع کر دیا جائے ۔ ان کا یہ نظریہ اسلامی احکام کے خلاف تھا کیونکہ جہاد کو فقط دین خدا کی

گسترش و اشاعت یا کمزور و پسماندہ ، اقوام کی حفاظت اور اسلامی حکومت کے تحفظ کے لئے جائز قرار دیا گیا ہے ۔ ۲٦ نہ یہ کہ حملہ آور و غاصب و اقتدار طلب حکومت کے دفاع کیلئے ۔ اور وہ بھی ایسی حکومت جو بعث پارٹی کے نظریات کی پیرو ہے جو منکر و مخالف دین و روحانیت ہے ۔ اس کے علاوہ ظلم و فساد و آدم کشی و قتل و غارت گری کے میدان میں غیر معمولی حیثیت کی حامل ہے اور گذشتہ آٹھ سالہ مسلط کردہ جنگ کے دوران ایرانی عوام جس کی سامراج غلامی کا منظر اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے ہیں ۔ یہ بعثی حکومت ہی تو ہے جس نے عالمی سامراج کے حکم کی پیروی اور ان کی غیر معمولی فوجی و اقتصادی حمایت کے ساتھ اسلامی جمہوریہ ایران پر تباہ کن جنگ تھوپ دی تھی ۔ جی ہاں! اسلام ایسی حکومت کے دفاع کو جہاد نہیں شمار کرتا ہے اور اسکی حمایت کو جائز نہیں قرار دیتا ہے ......

لیکن عراقی حکومت کے دفاع کی تجویز پیش کرنے والے بعض لوگ عراق کی تباہی و بربادی کے ذمہ دار حکمرانوں کے مکارانہ بیانات سے متاثر ہو گئے تھے ۔ جسمیں ان حکمرانوں نے سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکا دینے کیلئے اسلام اور اسلامی مقدسات کے تحفظ کی بات شروع کر دی تھی ۔ تجویز پیش کرنے والے بعض لوگ یہ اعتراف کرتے تھے کہ عراقی حکومت کی ظلم پروری اور فساد پسندی ساری دنیا پر ظاہر ہے لیکن وہ عراقی عوام کی حمایت و حفاظت کو اپنی تجویز کا باعث قرار دیتے تھے ۔ ہم ایسے لوگوں کو بار بار یہ یاد دلاتے تھے کہ مظلوم عراقی عوام کی حمایت واجب ہے لیکن اس کے ساتھ ہی عراقی حکومت کے دفاع کے لئے اس جنگ میں شامل ہونا بھی عراقی عوام پر ظلم ہے ۔ کیونکہ اس سے عراقی عوام کو کوئی مدد حاصل ہونے والی نہیں ہے ۔ کیونکہ گذشتہ دس سال سے یہ منحوس حکومت اپنے عوام پر جنگ مسلط کئے ہوئے ہے ۔

اب امریکہ اور مغربی متحدین کے مقابلے میں عراقی حکومت فوج کی

رمناک شکست اور استکباری طاقتوں کی جملہ شرایط کو تسلیم کرنے کے عد بعثی رژیم نے حکومت کی مسند کو ایک نامعلوم مدت کیلئے اپنے بضے میں لے لیا ہے ۔ ..... اور اس طرح مظلوم عراقی عوام ، جو برسوں سے ظالم و فاسد حکومت کے ہاتھوں رغمالیوں کی زندگی بسر کر رہے ہیں ، تاوان جنگی کے ساتھ ہی ساتھ پنی حکومت کی شکست کا خمیازہ ھی ادا کریں ! اگرچہ یہ جنگ عراقی عوام پر بعثی حکام کی وسعت سندانہ سیاست کے نتیجے میں ھوپی گئی تھی ۔ وہ عراقی حکومت و وج جو بیرونی دشمنوں کے مقابلے ین سو گھنٹے سے زیادہ نہیں ٹھہر کی اور موت کے ڈر سے گھر میں بردستی گھسی ہوئی بیرونی فوج ے خلاف جنگ نہیں کر سکی ، گذشتہ و دنوں سے ملت عراق کے پیچھے ڑی ہوئی ہے ۔ان کے گھروں کو یرانی اور شہروں کو بمباری کا شانہ بنا رہی ہے ! مقدس زیارت اہوں کی بے حرمتی ، عوام کی آوارہ قتل ، علماء کی گرفتاری اور بے ناہوں کے وحشیانہ قتل عام کا ازار گرم کئے ہوئے ہے ۔ یعنی لادوں نے شمالی عراق میں کردوں ر جنوبی عراق میں عربوں کو ایسے شیانہ انداز میں زد و کوب ، قتل ر در بدر کیا ہے کہ ماضی قریب میں دنیا کے بڑے بڑے ظالموں نے بھی ایسا نہ کیا ہوگا ۔ عراقی جلادوں نے ملت اسلامیہ عراق کے ساتھ ایسا سلوک کیا ہے جو صاحب ضمیر لوگ حیوانوں کے ساتھ بھی نہیں کرتے ۔ شمالی عراق کے کرد عوام امریکہ اور مغربی حکومت کی دھمکیوں کیوجہ سے سردست قدرے بہتر زندگی بسر کرنے لگے ہیں لیکن آئندہ کیا ہونے والا ہے یہ نہیں معلوم ۔ لیکن جنوبی عراق کے شیعہ مسلمان جو متعدد دلائل کی بنیاد پر امریکی اور متحدہ مغربی افواج کے بغض و کینہ کا شکار ہیں اور اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ اپنے ملک میں اسلامی حکومت کے دعویدار ہیں ، آج بھی مذہب دشمن و ظالم بعثی حکومت کے مسلسل وحشیانہ حملات کا شکار ہیں ۔ یہ ہے عراق کے موجودہ حالات کی سادہ اور حقیقی تصویر جو آپ لوگوں کے سامنے پیش کردی گئی ۔ ایک ستم رسیدہ و مظلوم و بے سہارا و خالی ہاتھ قوم ایک ایسی ظالم و جلاد صفت حکومت کا سامنا کر رہی ہے جس کی نگاہ میں اسلامی و انسانی معیار اور بین الاقوامی قوانین و اصولوں کی کوئی حیثیت نہیں ہے اور انتہائی بیرحمی و بیباکی سے بے گناہوں کا قتل عام کر رہی ہے ..... اور وہ مظلوم قوم یاللمسلمین کا نعرہ بلند کر رہی ہے ۔ گذشتہ چند روز کے دوران فوجی ناکہ بندی کے بعد ان لاکھوں لوگوں پر وحشیانہ حملے کی علامتیں منظر عام پر آئی ہیں جو عراقی فوج کے ڈر کیوجہ سے بصرہ و عمارہ و ناصریہ کے کیمپوں میں پناہ گزیں ہیں ۔ ہزاروں مرد و عورت بوڑھے جوان اور بچے طرح طرح کی مہلک بیماریوں اور ایک خبر کے مطابق (وباء) میں گرفتار ہیں اور مغربی دنیا بالخصوص امریکہ نے بعض مختصر خبروں کو نشر کرنے کے علاوہ ان مظلوموں کی اب تک کوئی مدد نہیں کی ہے ۔ ان لوگوں کی امیدوں کا مرکز فقط خداوند عالم کی ذات اور امت اسلامیہ عالم ہے جو ان وحشیانہ مظالم کے خلاف اعتراض کی آواز بلند کرکے ان کی حمایت کر سکتے ہیں ۔

(د) :۔ دوسرا مسئلہ کشمیر کے مسلمانوں کی موجودہ حالت سے مربوط ہے ۔ حکومت ہندستان نے گذشتہ چند مہینوں کے دوران عالم اسلام کو ، اہم مسائل میں مصروف و مشغول دیکھ کر ، جن کی وجہ سے ان مظلوم بھائیوں کے حالات کی طرف سے غفلت رہی ہے ، کشمیری عوام پر حتی الامکان زبردست دباؤ ڈال رکھا ہے اور ان کی جان و مال ہی نہیں بلکہ ایک اطلاع کے مطابق ان

کی ناموس و آبرو بھی پامال کر دی ہے ۔ میں ابھی اس منزل پر نہیں ہوں کہ کشمیر کے مسئلہ کی ماہیت کے سلسلے میں کوئی فیصلہ کر سکوں اور باخبر حضرات اس حقیقت سے بخوبی واقف ہیں کہ یہ ان پرانے زخموں میں سے ایک ہے جو برطانوی سامراج نے ہندستان سے اپنے اجباری خروج کے موقع پر اس برصغیر کے جسم پر لگا دیا تھا اور جس کا مقصد عظیم ہندستان کے مسلمانوں سے انتقام لینا تھا ۔ میرا کہنے کا مطلب یہ ہے کہ حکومت ہندستان نے اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے سخت اور نامناسب وسائل و امکانات کا استعمال کیا ہے اور اس حکومت کو یہ اطمینان ہے کہ دنیا کی بڑی حکومتیں اور انسانی حقوق کی دعویدار عالمی تنظیمیں مسلمانوں کا کوئی دفاع نہ کریں گی ۔ اسی وجہ سے اس نے غیر انسانی راہ و روش اختیار کر لی ہے ۔ دنیا کی مسلمان قوموں کو اس بات سے بخوبی آگاہ رہنا چاہئے کہ کشمیری مسلمان ان سے یہ امید رکھتے ہیں کہ ان کا دفاع کیا جائے اور مسلمانوں کا اسلامی اور برادرانہ فریضہ ہے کہ حکومت ہند اگر یہ خیال کرتی ہو کہ مسلمانوں کی اتنی بڑی تعداد کو مسلمانوں کے کسی رد عمل کے بغیر ہمیشہ کیلئے اپنے

دباؤ میں رکھ سکتی ہے تو یہ اس کی بھول ہے ۔ اس موقع پر مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بعض دوسرے ممالک بالخصوص یورپی ممالک میں مسلمان اقلیتوں کے بارے میں بھی اشارہ کیا جائے کہ ان مسلمانوں پر ، جو اپنی اسلامی شناخت کی حفاظت کرنا چاہتے ہیں ، مسلسل دباؤ ڈالنا ان کی اس جمہوریت اور آزادی کا بھانڈا پھوڑ دیتا ہے ، جس کے بارے میں مغربی دنیا وسیع پیمانے پر پروپگنڈہ کیا کرتی ہے ۔ بعض یورپی حکومتیں مسجد کی تعمیر ، اسلامی اجتماعات کی تشکیل اور اسلامی لباس کی ترویج وغیرہ کے سلسلے میں عوام کے درمیان جو حساسیت پیدا کر رہی ہیں انہیں چاہیے کہ مسلمانوں کو اسلام کے سلسلے میں ان حکومتوں کے حقیقی مواقف سے آگاہ کر دیں ۔ یہ وہ اہم مسائل ہیں جن کے بارے میں دنیا بھر کے مسلمانوں کو غور و فکر کرنی چاہئے تاکہ وہ ان مسائل کے سلسلے میں اپنے فرائض کا تعین کر سکیں ۔

(۵) : مسلمانوں کے درمیان فرقہ وارانہ اختلافات ، عصر حاضر کے اہم مسائل میں سے ایک ہے ۔ اگرچہ یہ کوئی نیا مسئلہ نہیں ہے بلکہ فرقہ وارانہ اور فقہی مسائل کے نتیجے میں مسلمانوں کے درمیان اختلافات ، زدوکوب اور نزاع کا سلسلہ اسلام کی پہلی صدی سے لیکر آج تک جاری ہے لیکن اس سلسلے میں نئی بات یہ ہے کہ ایران میں اسلامی انقلاب کی کامیابی کے بعد اور عالمی سطح پر انقلابی افکار و عقائد کی تبلیغ و اشاعت و مقبولیت کو نگاہ میں رکھتے ہوئے عالمی سامراج نے اس انقلابی لہر کی راہ میں رکاوٹ پیدا کرنے کیلئے مختلف ہتھکنڈے استعمال کئے ۔ ان میں سے ایک ہتھکنڈہ یہ رہا ہے کہ انقلاب اسلامی ایران کو دنیا والو ں کے سامنے ایک شیعہ انقلاب کی حیثیت سے پیش کرے اور اس کے اسلامی نہیں بلکہ فرقہ ای پہلو کو دنیا والوں کے سامنے بڑھا چڑھا کر پیش کرے اور دوسری طرف سنّی و شیعہ اختلافات کو زیادہ سے زیادہ بڑھاوا دے ۔ ہمیں شروع ہی سے دشمن کے اس مکر و فریب کا بخوبی اندازہ تھا اسی وجہ

سے ہم امت اسلامیہ عالم کے درمیان باہمی اتحاد کو مضبوط بنائے رکھنے کی اپیل کرتے چلے آرہے ہیں اور ہم نے اس شیطانی فتنہ گری کو ناکام بنانے کی بھر پور کوشش کی ہے اور توفیق و فضل خدا وندی سے ہمیں اس اتحادی مشن میں بڑی کامیابی بھی حاصل ہوئی ہے اور ماضی قریب میں اسلامی مذاہب کے درمیان قربت کے موضوع پر ایک عالمی اجلاس کی تشکیل اس کامیابی کی ایک اہم کڑی ہے اور آج پورے عالم اسلام میں علماء دین، دانشور، شعرا، مصنفین اور عام مسلمان، اسلامی انقلاب اور اسلامی جمہوریہ ایران کا دفاع کر رہے ہیں اور اس دفاعی مشن میں ہر اسلامی فرقے کے لوگ شامل ہیں لیکن دشمن دولت مکر و فریب اور بیشمار خباثت سے پوری طرح مسلح ہے اور اسے دین میں ایسے لوگ بھی مل جاتے ہیں جن پر وہ طمع و غفلت کا جادو کر سکے لہذا کبھی کبھی کسی ملک میں کوئی سیاسی لیڈر اور دوسرے ملک میں کوئی عالم نما یا انقلابی نما شخص؛ تشیع اور ملت ایران کے سلسلے میں نازیبا باتیں کہنے لگتا ہے جبکہ ساری دنیا جانتی ہے کہ اس قوم نے ایک ایسے عظیم اسلامی انقلاب کو جنم دیا ہے جس نے حیرت انگیز انداز میں اسلام اور مسلمانوں کا دفاع کیا ہے۔ مثلاً مسلمان ملک پاکستان میں ملت اسلامیہ پاکستان ہماری نظر میں عزیز ترین ملت کی حیثیت رکھتی ہے اور اس ملک کے عوام شروع ہی سے اسلام اور اسلامی جمہوریہ ایران کا دفاع کر رہے ہیں لیکن اس ملک میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو اسلام اور اسلامی اتحاد دشمن ڈالروں کی مدد سے ایسے اجتماعات منعقد کرتے ہیں جہاں تشیع اور اہلبیت پیغمبر(ص) کے خلاف تقریریں کی جاتی ہیں نیز اس سلسلے میں مقالات اور رسالوں کی اشاعت کے ذریعہ اسلامی مقدسات کی توہین بھی کی جاتی ہے۔

ہم ان تمام سازشوں کو امریکہ اور اس کے زر خرید غلاموں کے حساب میں رکھتے ہیں اور مسلمان عوام و حقیقی علماء اسلام کے دامن کو اس قسم کی آلودگیوں سے پاک سمجھتے ہیں لیکن ان مسائل میں سے ایک یہ ہے۔ جس کو نہایت ہوشیاری اور دانشمندی کے ساتھ حل کرنے کی ضرورت ہے تاکہ دشمن کو نابودی و قتل وغارتگری کا موقع نہ حاصل ہو سکے۔

(و): آخری اور اہم ترین مسئلہ اسلامی ممالک کے گرانقدر قدرتی ذخائر پر شیطان بزرگ امریکہ کا روز افزوں تسلط اور ان ممالک میں امریکہ کی سیاسی، اقتصادی اور فوجی موجودگی سے تعلق رکھتا ہے۔ دنیا کی یہ ظالم اور تسلط طلب بڑی طاقت، عالمی سطح پر رونما ہونے والی موجودہ تبدیلیوں کے بموجب جس میں اتحادی کمیونسٹی نظام کا زوال و امریکہ کی رقابت میں روس کی ناتوانی بھی شامل ہے، اس کوشش میں ہمہ تن سرگرم ہے کہ پوری دنیا بالخصوص زرخیز اسلامی علاقوں کو اپنے سامراجی چنگل میں اس طرح دبوچ لے کہ اس میدان میں اس کا کوئی رقیب نہ رہ جائے۔ اصطلاحاً جس جنگ کو "جنگ سرد" کہا جاتا ہے اس کے خاتمہ کے بعد اس سامراجی طاقت نے اسلامی بیداری کے خلاف نئی جنگ چھیڑ دی کیوں کہ اسلامی بیداری کی لہر بڑھتے ہوئے امریکی اثر و رسوخ کی راہ میں ایک بڑی اور مضبوط رکاوٹ ہے۔ اپنی غیر فطری اور انسانیت دشمن فطرت کے بموجب یہ شیطانی حکومت اندر سے مختلف النوع خرابیوں اور ناقابل حل پریشانیوں کا شکار ہے لیکن وسعت طلب و اقتدار پسند فطرت کے بموجب یہ اپنی پریشانیوں کو پوری دنیا میں منتقل کر دینا چاہتی ہے اور دنیا بالخصوص مشرق وسطی کے تمام زرخیز علاقوں پر اپنا قبضہ قائم کر کے اپنی زندگی کو غیر معمولی

rekhta

طاقتور بنانا چاہتی ہے اور اگر اس کو اپنے اس ناپاک اور غیر انسانی مشن میں کامیابی حاصل ہو گئی تو اس علاقے بالخصوص خلیج فارس کی قوموں کو ایسے تاریک دور سے گزرنا پڑیگا جس کی کوئی مثال موجود نہیں ہے۔ امریکی حکومت اپنے شیطانی منصوبے و مقصد کی کامیابی کیلئے ہر ممکن وسائل و امکانات سے کام لے رہی ہے اور افسوس کی بات ہے کہ عراقی حکام کی جہالت، نادانی اور غرور کی وجہ سے اس علاقے میں ایسے حالات پیدا ہو گئے ہیں جن کے تلخ و دردناک نتائج سے سبھی لوگ واقف ہیں اگرچہ امریکی سامراج مسلط کردہ جنگ کے دوران عراق کی بھاری حمایت کے ذریعہ موجودہ صورت حال کیلئے زمین پہلے ہی ہموار کر چکا تھا۔ مجموعی طور پر امریکہ اس علاقے کے ایک اہم حصہ میں فیصلہ کن طاقت میں بدل چکا ہے اور علاقے کی حکومتوں کو مرعوب کر رکھا ہے۔ اور یہ اسلامی موجودیت اور عالمی انسانی برادری کے لئے بہت بڑا خطرہ شمار کیا جاتا ہے۔

آج اسلام اور مومن و صاحب ارادہ عوام کے علاوہ کوئی دوسری طاقت موجود نہیں ہے جو اس بڑی دھمکی کا ڈٹ کر مقابلہ کر سکے اور خدا کا شکر ہے کہ آج اسلام کے نورانی آفتاب نے لوگوں کے قلوب کو دوبارہ روشن و منور کر دیا ہے اور اکثر مسلمان قومیں اپنی زندگی میں اسلام کو عملی رنگ و روپ دینے میں لگی ہوئی ہیں اور ان طاقتوں اور سامراج غلاموں کے خلاف تجربہ آزمائی شروع کر دی ہے جو لوگوں کو دین خدا سے دور رکھنا چاہتے ہیں۔ یہ ایک مبارک اور امید افزا بات ہے اور توفیق خداوندی کے سہارے وہ دن دور نہیں رہ گئے جب امریکہ اور دوسری طاقتوں کے شیطانی تسلط کی زنجیر ٹوٹ جائے گی اور ساری دنیا کو نجات حاصل ہوجائے گی۔

کتب الله لاغلبن انا ورسلی ۔ ۲۱> اسلام ناب محمدی (ص) کی بڑھتی ہوئی مقبولیت کو مد نظر رکھتے ہوئے اسلامی حکومتوں اور مسلمان قوموں پر خصوصی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ اقوام عالم اس اسلام کی طرف مائل ہیں جس نے شیطان بزرگ اور دیگر شیطانی طاقتوں کو اقوام عالم کی زندگی سے نکال باہر کرنے کا اٹل فیصلہ کر رکھا ہے۔ اگر اسلامی حکومتوں کو اپنے ملک و عوام سے کوئی دلچسپی ہے تو اسے اچھی طرح سمجھ لینا چاہئیے کہ اسلام کی یہ روز افزوں مقبولیت ملک و ملت کی زندگی، شان و شوکت اور آزادی اور حکومتوں کی طاقت میں غیر معمولی اضافہ کی ضمانت فراہم کرتی ہے۔

بارگاہ خداوندی سے مسلمانان عالم کی بیداری، سامراجی چنگل سے ان کی آزادی، رہائی، ان کی عزت و شان و شوکت میں اضافہ اور دشمنان خدا کے مقابلے میں عظیم الشان کامیابی کا طالب ہوں۔

پالنے والے! مسلمانوں کے قلوب پر اسلام و قرآن کا سایہ قائم رکھ اور ان پر اپنی رحمت و مہربانی نازل فرما۔ ان کی تائید و حمایت کر اور ان کے دلوں کو امید و ایمان کی طاقت سے مستحکم بنا دے۔ ولی اللہ الاعظم ارواحنا فداہ و عجل اللہ فرجہ کے قلب کو ہم لوگوں سے خوش رکھ اور ہمارے حق میں ان کی دعاؤں کو قبول فرما۔ اپنے تمام حاجیوں کے حج اور ان کی سعی و جستجو کو قبول فرما۔ مسلمانوں کے قلوب کو ایک دوسرے سے اور قریب کر دے اور تفرقہ پیدا کرنے والے عناصر کو نابود فرما۔ شہدای راہ حق کی پاکیزہ ارواح اور آسیب زدہ و زخمی لوگوں پر اپنی خصوصی رحمت نازل فرما۔

پروردگارا! دنیا میں تیرے دین کی حاکمیت کیلئے عالمی سطح پر جو تحریکیں چل رہی ہیں ان کو نگاہ میں رکھتے ہوئے اپنے اس بندہ صالح و منتخب حضرت امام خمینی کو جزای خیر عطا فرما۔ آمین رب العالمین۔

والسّلام علی جمیعا اخواننا المسلمین

ورحمة الله .

علی الحسینی الخامنہ‌ای

سوم ذی الحجّہ الحرام سال ۱۴۱۱ھ

حوالے

۱ . سورۃ حج آیات ۲۸ ـ ۲۷ .

۲ . ولله علی الناس حج البیت من استطاع الیه سبیلا (آل عمران ۹۷) .

۳ . واذن فی الناس بالحج (حج . ۲۷) .

۴ . ومن دخله کان آمنا (آل عمران ۹۷) واذجعلنا البیت مثابة للناس وامنا (بقره ۱۲۵) .

۵ . وطهربیتی للطائفین والقائمین والرکع السجود (حج ۲۶) وعهدنا الی ابراهیم واسماعیل ان طهرابیتی للطائفین والعاکفین والر کع السجود (بقره ۱۲۵) .

۶ . لیشهدوامنافع لهم ویذکرواسم اللّٰہفی ایام معلومات علی مارزقهم من بهیمة الانعام فکلوا منها واطعموا البائس الفقیر (حج ۲۸) .

لکم فیها منافع الی اجل مسمی ثم محلها الی البیت العتیق (حج ۳۳) .

۷ . والمسجدالحرام الذی جعلناه للناس سواء العاکف فیه والباد (حج ۲۵) .

۸ . ولکل امة جعلنا منسکا لیذ کروا اسم الله (حج ۳۴) جعلالله الکعبة البیت الحرام قیاما للناس (مائده۹۸) .

۹ . فاجعل افئدة من الناس تهوی الیهم وارزقهم من الثمرات (ابراهیم ۳۶) .

۱۰ . واذبوانا لابراهیممکان البیت ان لاتشرک بی شیئاو طهر بیتی للطائفین والقائمین والرکع السجود (حج۲۶) ان طهرابیتی للطائفین والعاکفین والرکع السجود (بقره ۱۲۵) .

۱۱ . فلیعبدوا رب هذا البیت (قریش ۳) .

۱۲ . لیشهدوا منافع لهم ویذ کروا اسم الله فی ایام معلومات (حج۲۸) .

وکل امة جعلنا مّاسکا لیذکروااسم الله (حج ۳۴) .

والبدن جعلناها لکم من شعائر اللهلکم فیها خیر فاذ کروا اسم الله فاذا افضتم من عرفات فاذ کروا اللهعند الشعر الحرام (بقره۲۰۰) .

۱۳ . فلاتجعلوالله اندادا (بقره ۲۲) .

۱۴ . واتبع ملة ابراهیم حنیفا واتخذ اللهابراهیم خلیلا (نسا۱۲۵) .

۱۵ . واذان من اللهورسوله الی الناس یوم الحج الاکبر ان الله بریءمن المشرکین (توبه ۳) .

۱۶ . توبه آیه۳ .

۱۷ . ولله علی الناس حج البیت مناستطاع الیه سبیلا (آل عمران۹۷) .

۱۸ . وجعلنا کم شعوبا وقبائل لتعارفوا (حجرات . ۱۳) .

۱۹ . انبیاء آیه ۹۲

۲۰ . بقره آیه ۲۰۰

۲۱ . توبه آیه ۵

۲۲ . لااقسم بهذا البلد وانت حل بهذا البلد (بلد .۱) .

۲۳ . ویضع عنهم اصرهم والا غلال التی کانت علیهم (اعراف ۱۵۷) .

۲۴ . واذیمکر بک الذین کفروا لیثبتوک او یقتلوک او یخرجوک (انفال ۳۰) .

۲۵ . نساء آیه ۱۴۱

۲۶ . منافقون آیه ۸

۲۷ . یوسف آیه ۴۰

۲۹ . بقره آیه ۱۲۰

۳۰ . مائده آیه ۵۹

۳۱ . هود آیه ۱۲

۳۲ . بروج آیه ۸

۳۳ . محمد آیه ۲۵

۳۴ . لن یضرو کم الا اذی وان یقاتلو کم یولو کم الادبار (آل عمران ۱۱۱) .

۳۵ . آل عمران آیه ۱۰۳

۳۶ . والذین آمنوا وهاجروا وجاهدوا فی سبیل الله (انفال . ۷۴) .

۳۷ . مجادله آیه ۲۱ .

مکہ میں عظیم الشان مظاہرہ

سرزمین مکہ میں ایرانی حجاج کرام نے اعمال حج کے دوران مشرکین

rekhta

سے برأت کا عظیم الشان مظاہرہ منعقد کیا جس میں لاکھوں ایرانی زائرین بیت اللہ الحرام کے علاوہ دیگر ممالک کے حاجیوں نے بھی شرکت کی۔ انقلاب اسلامی ایران کی کامیابی کے بعد ایرانی حجاج کرام ہر سال مراسم حج کے دوران اس مظاہرہ کا اہتمام کرتے رہے ہیں جس کا مقصد سنّت ابراہیمی (ع) و سنت محمدی (ص) کی پیروی کرتے ہوئے حج جیسے اہم عبادتی اور سیاسی فریضۂ کی ادائگی کے دوران اسلام اور مسلمانوں کے دشمنوں سے برأت و بیزاری کا اعلان کیا جائے۔

امسال سعودی حکومت نے حج سے ایک ماہ قبل ایران کی شرطوں کو تسلیم کرتے ہوئے اس بات کی منظوری دیدی کہ تین سال کی غیر حاضری کے بعد ایرانی حجاج مناسک حج ادا کرنے کے لئے مکہ تشریف لائیں لیکن سعودی حکام کی حتی الامکان کوشش یہ تھی کہ مشرکین سے برأت کا مظاہرہ منعقد نہ کیا جائے جبکہ یہ حج ابراہیمی کا بنیادی رکن ہے اور بقول امام خمینی (قدس سرہ) "اعلان برأت کے بغیر حج، نہیں ہے" اور حکومت ایران کی بنیادی شرط یہی تھی کہ مراسم حج میں ایرانیوں کی شرکت اسی وقت ممکن ہے کہ انہیں مشرکین سے برأت کے مظاہرہ کی سہولت فراہم کی جائے۔ متعدد مذاکرات کے دوران سعودی حکام اس مظاہرہ کے لئے ایسی جگہ کی تجویز رکھتے تھے جو شہر مکہ کے بالکل باہر واقع تھی تاکہ دیگر ممالک سے آئے ہوئے حجاج کرام اس مظاہرہ میں شریک اور اس کی افادیت سے آگاہ نہ ہو سکیں اور حقیقی اسلام محمدی (ص) کی تصویر منظرعام پر نہ آسکے۔

آخرکار ایرانی حجاج کے سرپرست حجت الاسلام و المسلمین محمدی ری شہری نے اعلان کیاکہ ہر قیمت پر یہ مظاہرہ حرم امن الٰہی کے قریب "بعثہ مقام معظم رہبری" میں ہی منعقد ہوگا۔ اس شجاعانہ اقدام و اعلان نے سعودی حکام کو حیرت زدہ کر دیا۔ حجت الاسلام محمدی ری شہری اور وزیر خارجہ جمہوری اسلام ایران ڈاکٹر ولایتی سے متعدد گفتگو کے بعد یہ اعلان کیا گیا کہ خود سعودی شاہ فہد نے یہ منظور کر لیا ہے کہ مظاہرہ اسی جگہ ہوگا جہاں ایرانی حجاج چاہتے ہیں اور اس طرح اسلامی جمہوریہ ایران نے تائید الٰہی اور اپنے حکام کی دانشمندی کے بموجب عالمی میدان میں ایک اور کامیابی حاصل کرلی۔

ایرانی حجاج قافلے کی صورت میں مظاہرہ گاہ کی طرف روانہ ہوگئے۔ یہ لوگ "امریکہ مردہ باد" "اسرائیل مردہ باد" اور "آزادی قدس ہمارا مشن ہے" کا نعرہ بلند کرتے ہوئے مکہ کی سڑکوں سی گزرے اور مظاہرہ گاہ پر جمع ہوگئے۔

مظاہرہ کی ابتدا تلاوت کلام پاک سے ہوئی اور اس کے بعد قائد انقلاب اسلامی آیت اللہ سید علی خامنہ ای کا پیغام حج پڑھا گیا۔

ایرانی حجاج کے سرپرست اور نمایندہ ولی فقیہ حجت الاسلام محمدی ری شہری نے اپنی تقریر کے دوران مظاہرہ میں شریک ایرانی و غیر ایرانی حجاج کرام کو مخاطب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ حج ابراہیمی کے احیاءگر و امام عزیز کی رحلت جانگداز کے بعد یہ پہلا موقع ہے کہ ایرانی حجاج اس وعدہ گاہ الٰہی پر جمع ہوئے ہیں تاکہ دنیا والوں کے سامنے یہ اعلان کر دیں کہ راہ امام خمینی (رضوان اللہ) حقیقی اسلام محمدی (ص) کی راہ ہے اور ان کے مخلص شاگرد آیۃ اللہ خامنہ ای کی قیادت میں ایرانی عوام اسی راہ پر گامزن ہیں۔ ہم لوگ اس مقدس سرزمین پر یہ اعلان کرنے آئے ہیں کہ امام خمینی کی راہ سے اسلامی جمہوریہ ایران کے